حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

بوسنیا کے مسلمان

گذشتہ کئی ماہ سے بوسنیا کے مظلوم مسلمان سربی فوجوں کے سفاکانہ وسنگدلانہ ظلم وستم کا شکار ہیں، دن رات بمباری کے ذریعہ ان کے گھروں کو مسمار کردیا گیا۔ انہیں اپنے گھروں اور علاقوں سے بے دخل کرنے کی مہم تیز سے تیز ہوتی جارہی ہے ان کے بوڑھوں اور نوجوانوں کو نہایت بے رحمی سے ذبح کردیا جاتا ہے۔ خلیج کے ایک اخبار کی رپورٹ کے مطابق بوسنیا کی طرف سے شائع کردہ اعداد وشمار کے مطابق صرف گذشتہ ماہ ۴۱ ہزار سے زائد افراد ہلاک اور ساٹھ ہزار کے قریب افراد لاپتہ ہیں جن کے بارے میں یقین ہے کہ انہیں سربی فوجیوں نے تشدد کے بعد ہلاک کردیا ہے۔ مسلمان بچیوں کو ان کے گھروں سے باہر نکال کر ان کی آبروریزی کی جاتی ہے اور کئی مقامات پر اجتماعی طور پر عصمت دری کے واقعات ہوئے ہیں۔ اور سربی فوجی کہتے ہیں کہ ہم تمہارے پیٹ سے ایک سربی بچے کی پیدائش چاہتے ہیں اگر کوئی مسلمان لڑکی اپنا ناجائز حمل گرانے کے لیے ڈاکٹروں سے رجوع کرتی ہے تو انہیں یہ کہہ کر روک دیا جاتا ہے کہ یہ حمل ہرگز ضائع نہیں کیا جاسکتا (جنگ لندن) لندن سے شائع ہونے والا رسالہ میں عرفان مرزا کی ایک انتہائی المناک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس ں بوسنیا کی مسلم بچیاں اور خواتین عالم اسلام کے حکمرانوں اور وہاں کے باشندوں سے کہہ رہی ہیں کہ اگر آپ لوگ مارا تحفظ نہیں کرسکتے تو ہمیں دوسری ادویات بھیجنے کی فکر نہ کریں صرف ضائع حمل گولیاں سے بھرے ہوئے ہاز بھیج دیا کریں۔ کیونکہ وہ ابھی مستقل آبروریزی اور عصمت دری کا نشانہ بنی ہوئی ہیں۔"

بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف جو وحشیانہ سلوک کیا جارہا ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اقوام عالم لی آنکھوں مشاہدہ کررہے ہیں۔ مغربی اور امریکی پریس بھی (جو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں ہے) اس دگی پر چیخ پڑا ہے۔ اور اس کے نمائندے اس مسلم کش طوفان کا برابر جائزہ لے رہے ہیں۔ بعض اخبارات راہنماؤں نے دعویٰ کیا ہے کہ بوسنیا میں مسلمانوں کی نسل کشی نہ صرف یہ کہ ہو رہی ہے بلکہ اس میں اضافہ در مافہ ہوتا چلا جارہا ہے، ۲۶ اکتوبر کی بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق بوسنیا میں ۳۰۰ کے قریب مسلمانوں

کو ان کے گھر اور علاقوں سے بے دخل کر دیا گیا۔ اور روزانہ یہ حالت پیش آتی ہے۔ سابق امریکی وزیر خارجہ جارج شلز نے ان حالات میں امریکی صدر کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس جارحیت کو روکنے کے لیے سربیا کے بارود کے ذخیروں پر بمباری کرکے انہیں تباہ کر دیں (جنگ ۱۱ اکتوبر) برطانوی رکن پارلیمنٹ مسٹر کیتھ ہل نے کہا کہ بوسنیا میں سربی جارحیت کو برابر فتح مند ہونے دیا جا رہا ہے حالانکہ امریکی صدر نے عراق پر حملہ کے دوران اعلان کیا تھا کہ جدید دنیا میں جارحیت کو کبھی فتح مند نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس ننگی جارحیت کا سدباب نہ کیا گیا تو یہ ظلم و بربریت کا دور پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔ سربوں کو اگر مسلمانوں کا صفایا کرنے کی اجازت دے دی گئی تو یہ عمل مشرقی یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی شروع ہوگا اور بوسنیا کے بعد اگلا نشانہ "کوسووا" ہوگا جہاں مسلمانوں کی تعداد ۹۰ فیصد ہے۔ (جنگ لندن)

سربی فوجوں کے مظالم کی یہ داستانیں تقریباً ہر روز مقامی اور غیر ملکی اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود نام نہاد ترقی یافتہ اقوام اور شرف انسانیت و تحفظ حقوق انسانیت کے تمام دعویدار نہ صرف خاموش تماشائی کا کردار ادا رہے ہیں بلکہ اس مسلم کشی میں درپردہ شریک بھی ہیں۔ امریکی صدر نے بڑے صاف الفاظ میں کہدیا ہے کہ بوسنیا میں مسلمانوں کی نسل کشی جیسا کوئی مسئلہ ابھی موجود نہیں ہے (جنگ لندن) امریکہ اور دیگر یورپی ممالک اس سنگدلانہ وحشیانہ مظالم کو کھلی آنکھوں دیکھنے کے باوجود فوجی مداخلت کے لیے تیار نہیں۔ اور نہ ہی سربی فوجیوں کا ہاتھ پکڑنا ان کا مقصد ہے۔

سربی راہنماؤں کے بیانات۔ فوجی کمانڈروں کے اعلانات اور فوجیوں کی سنگدلانہ حرکات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک منظم منصوبے کے تحت ہو رہا ہے اور سب کی ملی بھگت سے یہ کار شر انجام دیئے جا رہے ہیں یورپی حکمرانوں کو یہ خوف و اندیشہ لاحق ہے کہ اگر بوسنیا کے مسلمانوں کو کھلی اجازت دے دی گئی تو یقیناً یورپ میں ایک اسلامی مملکت (STATS) ابھر کر آجائے گی جو ان کو کسی صورت میں بھی قابل تسلیم نہیں ہے۔ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ بوسنیا کے مسلمان آزاد مملکت کا خواب دیکھیں اور اسے عملی جامہ پہنائیں۔ اور عالمی نقشے میں بوسنیا کا نام ایک اسلامی مملکت کے طور پر نمودار ہو۔ اس لیے انہوں نے سربی رہنماؤں کو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ مسلمانوں کا جس قدر صفایا ہو سکتا ہے کر دیا جائے۔ اور انہیں مالی، جانی، اقتصادی و معاشی و فوجی طور پر اس قدر کنگال اور تنہا کر دیا جائے کہ یہ آئندہ کبھی بھی اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کی جرأت ہی نہ کر سکیں اسی لیے ان کے جوانوں کا قتل عام ہے۔ بچیوں کی عصمت دری ہے۔ ان کے معصوم بچوں کو برطانیہ اور دوسرے ممالک کے رفاہی اداروں (جن کا مقصد ہی عیسائیت کی تبلیغ ہے) کی تحویل میں دینے کی جدوجہد جاری ہے مگر کیا مجال کہ سربی فوجوں کے خلاف محاذ کھولا جائے اور ان پر حملہ کرکے اس درندگی کا خاتمہ کیا جائے۔

جہاں تک اقوام متحدہ کے کردار کا تعلق ہے تو یہ امر عیاں ہے کہ اس کا کردار انتہائی شرمناک اور افسوس ناک ہے۔ اس کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی جو بذاتِ خود خیر سے ایک اچھے خاصے عیسائی ہیں نے بوسنیا کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہدیا ہے کہ "اقوام متحدہ کے پاس سربی فوجوں کو مسلمانوں کے قتل عام سے روکنے کے ذرائع نہیں ہیں"۔ یعنی اقوام متحدہ کچھ نہیں کر سکتا۔ بے دست و پا ہو چکا ہے۔ حالانکہ یہی ادارہ خلیجی جنگ میں اپنے تمام ذرائع بروئے کار لا چکا ہے اور اپنی حدود سے بھی تجاوز کر چکا تھا اور آج تک عراق کے خلاف جائز و ناجائز ذرائع و وسائل استعمال ہو رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خود اقوام متحدہ کے رہنماؤں کی بھی یہ خواہش اور تمنا ہے کہ سربی رہنماؤں کو مسلمانوں کے قتل عام کی کھلی چھٹی مل جانی چاہیئے۔ اسی لیے ان کی زبانیں اور ان کے ہتھیار خاموش ہیں۔ اگر اقوام متحدہ کے رہنماؤں میں ذرہ بھر اخلاص ہوتا اور انصاف کے ترازو پر ہر کسی کو تولا جاتا تو بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں ضرور فوجی مداخلت ہوتی اور سربی فوجوں کی سفاکانہ حرکات پر ضرب لگائی جاتی۔

اس سے زیادہ المیہ اور دکھ بلکہ شرمناکی یہ ہے کہ عالم اسلام جیسے اس ترقی یافتہ دور کی اس بدترین سفاکی و درندگی کے خلاف منظم طور پر کوئی آواز اٹھانی چاہیئے تھی۔ غیرت اسلامی کے فقدان یا اس کے ضعیف ہو جانے کے باعث بالکل خاموش ہیں۔ ان کی ساری توجہات کا مرکز اقتدار کا حصول و تحفظ ہے انہیں اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں کہ مسلمانوں کا خون کہاں کہاں اور کس کس انداز میں بہایا جا رہا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ چونکہ یہ آگ ہمارے گھر میں نہیں لگی۔ اس لیے اس کے بجھانے میں کیوں دلچسپی لی جائے اور اس کے لیے اپنی توانائیاں صرف کی جائیں۔ لیکن انہیں پتہ نہیں کہ یہ آگ پھیل بھی سکتی ہے اور ان کے گھروں اور اقتدار کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

ان حالات میں عالم اسلام کے رہنماؤں اور امت مسلمہ کی ذمہ داری بنتی ہے سب متحد ہو کر اس آگ کو بجھانے کی فکر کریں اور اولین فرصت میں اپنی توجہات کا مرکز بنا کر اپنی ساری توانائیاں صرف کریں تاکہ اس آگ پر قابو پایا جائے اور اس کے ذریعہ اپنا گھر بھی محفوظ رہ سکے۔ اگر خدانخواستہ اس میں کوتاہی کی گئی تو یقیناً یہ آگ ہم تک بھی پہونچے گی اور اس کا انجام سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ نہ ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ ۔ ۲۷، اکتوبر ۹۲ء

خوشخبری

علماء، اساتذہ، طلباء، مدارس اور لائبریریوں کیلئے

تفسیرِ عثمانی

پہلی بار نئی شکل میں

اضافات و تشکیل جدید : جناب محمد ولی رازی صاحب

ہزارہا عنوانات کے اضافہ کے ساتھ تفسیری طرز پر پہلی بار

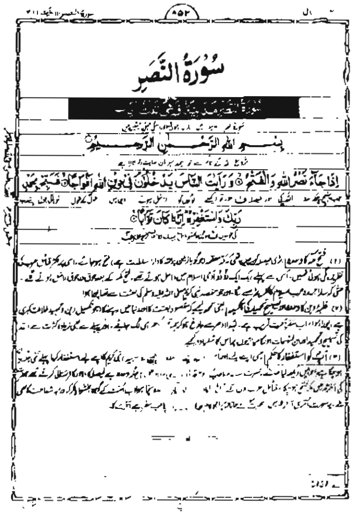
سُورَۃُ النَّصر
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝

اس نئے ایڈیشن کی خصوصیات :-

1. قرآن کریم کے حاشیے کی بجائے تفسیری انداز میں جلی حروف کے ساتھ۔
2. آیات کی تفسیر پر مضمون کی مناسبت سے عنوان قائم کئے گئے۔ اور پوری تفسیر میں ۳۵۰۰ عنوانات کا اضافہ۔
3. سورتوں کی تفسیر پر عنوانات کے تحت مسلسل نمبر اور مذکورہ نمبروں کے تحت ان کی تفسیر کسی عنوان کی تلاش آسان۔
4. استفادہ کے لئے تفسیر کی ابتداء میں مفصل فہرست کا اضافہ۔
5. تفسیر عثمانی کے اصل متن کو من وعن برقرار رکھتے ہوئے مفید اضافے اور تشکیلِ جدید۔
6. تشکیلِ جدید میں مطالعہ آسان، مطلوبہ موضوع کی تلاش سہل اور تفسیر کی افادیت میں کئی گنا اضافہ۔
7. حتی الامکان عمدہ کتابت اور تصحیحات کے بعد جدید ایڈیشن۔

ضخامت (کامل ۲ جلد) ۱۷۷۰ صفحات قیمت، قسم اول فوم ۲ کلر جلد مع پلاسٹک کور =/۴۸۰ " دوم ریگزین عمدہ جلد =/۳۸۰	رقم بذریعہ پیشگی منی آرڈر سے آنے کی صورت میں رعایتی قیمت مع ڈاک خرچ قسم اول =/۳۵۵ قسم دوم =/۲۸۰

ملنے کا پتہ : **دار الاشاعت** اردو بازار کراچی ۱ فون ۲۱۳۷۶۸